جہات

پاکستان۔ سیکولر مملکت؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باشعور شہریوں' پاکستان کے حصول کیلئے عملی طور پر جان ومال اور عزت آبرو کی قربانیاں دینے والے مرد و خواتین' تحریک آزادی کے لاکھوں چشم دید گواہوں اور تمام سیاسی وغیر سیاسی محبّ وطن لوگوں پر ۱۱۔جون ۲۰۰۰ء کے تمام قومی اخبارات میں نیویارک ٹائمز کے حوالے سے وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر صاحب کی طرف منسوب یہ بیان بجلی بن کر گرا جس میں انہوں نے کہا:

> "پاکستان کو ترقی پسند جدید بردبار سیکولر ریاست بنناہوگا۔ یہ امریکی ایجنڈا نہیں بلکہ ہماری اپنی پالیسی ہے۔ حکومت فیصلہ کرچکی ہے کہ ان ہزاروں دینی مدارس کو کنٹرول کیا جائے گا جن میں بعض امریکہ اور مغرب کے خلاف نفرت پھیلارہے ہیں"

پاکستانی عوام کی ملی غیرت اسلام دوستی اور نظریہ پاکستان سے گہری اور دوٹوک وابستگی کو جانچنے کیلئے ملک دشمن عناصر کی شہ پر اور یورپ وامریکہ کی خوشنودی کے حصول کی خاطر بعض اپنے ہی "خیر خواہوں" کی طرف سے "ملکی سالمیت" کی آڑ میں اس طرح کے "ٹیسٹنگ شوشے" پہلے بھی چھوڑے جاتے رہے ہیں جیسا کہ تھوڑا عرصہ قبل توہین رسالت ایکٹ میں تبدیلی کا شوشہ چھوڑا گیا تھا مگر پاکستان کی باون سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اس معاملے میں ان "خیر خواہوں" کو ہمیشہ ناکامی بلکہ شرمساری اور ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ پاکستانی قوم کی اکثریت کا سیرت وکردار کا معیار اگرچہ وہ نہیں جو ایک مسلمان کا ہونا چاہیے تاہم خونِ شہداء کی برکت سے ملک کے اساسی نظریے اور رسول ہاشمی ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت میں وہ پتھر کی چٹان کی طرح مضبوط اور قائم ودائم ہے۔ کسی عام آدمی کو تو جراءت ہی نہیں ہوسکتی' کوئی بڑے سے بڑا آدمی جو اپنے اقتدار اور اختیار کے زعم میں خدانخواستہ اس مضبوط چٹان کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کیلئے راہ سے ہٹانا چاہے گا تو پاش پاش ہو جائے گا۔

چنانچہ حسب روایت اس بیان پر پاکستان کے غیور عوام محب وطن سیاسی دینی علمی مذہبی اور سماجی حلقوں کی طرف سے جب بڑا جذباتی اور شدید رد عمل کا اظہار ہوا تو پہلے وزارت داخلہ کے ''ترجمان'' اور پھر خود وزیر داخلہ کی طرف سے تردید شائع ہوئی۔ اللہ کرے یہ تردید صحیح ہو اور ایک مسلمان آدمی کی زبان پر اعتماد اور نیک گمان رکھتے ہوئے ہم یہی کہیں گے کہ ایک ذمہ دار اور وزارت داخلہ جیسے اہم اور نازک سرکاری منصب پر فائز آدمی سے اس قسم کی شر انگیز' انتشار کو ہوا دینے والی اور ملکی سلامتی و داخلی امن کے منافی بات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ تاہم ''روزنامہ پاکستان لاہور'' کا دعوی ہے کہ جب اس نے براہ راست نیویارک ٹائمز سے وزیر داخلہ کے اس انٹرویو / بیان کی بابت استفسار کیا تو اخبار نے جواب دیا: ''وزیر داخلہ نے جو کہا وہی چھپا'' (روزنامہ پاکستان لاہور ۱۵۔ جون ۲۰۰۰ء)

روزنامہ پاکستان کے استفسار پر نیویارک ٹائمز کے اس جواب کو تقویت ہمارے حکمرانوں اور سیاست دانوں کے اس دیرینہ اور دوغلے رویے سے بھی ملتی ہے کہ جب وہ مغربی ممالک اور یورپ و امریکہ کی یاترا کیلئے جاتے ہیں تو اپنی جدیدیت' نام نہاد ترقی پسندی کے اظہار اور مغرب کی طرف سے پکے مسلمانوں کیلئے وضع کردہ غلط فہمی پر مبنی اور گمراہ کن الزام ''بنیاد پرستی'' سے بچنے کیلئے جذبات و ترنگ میں آکر شعوری یا غیر شعوری طور پر ملک و مذہب کے بارے میں ایسی باتیں کر جاتے ہیں جن سے بزعم خویش وہ مغرب کا قرب حاصل کر سکیں مگر جب ان بے بنیاد اور شر انگیز باتوں پر قوم کا غیرت و جراءت مندانہ رد عمل سامنے آتا ہے تو پھر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور ابھی پہلے بیان کی سیاہی خشک نہیں ہوئی ہوتی کہ ان کا تردیدی بیان بھی آجاتا ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ فوجی حکومت جس سے آخری امید کے طور پر سیاسی لٹیرے حکمرانوں سے مایوس عوام نے بڑی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں' کی طرف سے توہین رسالت میں ایک متفقہ محفوظ ترین اور انتہائی محتاط طریق کار کی تبدیلی' دینی مدارس کے خلاف محاذ آرائی اور بلا تحقیق و بلا ثبوت دہشت گردی کے الزام اور بعض این جی اوز کی طرف سے مجاہد تنظیموں' جہادی قوتوں اور کشمیر کی آزادی کی جدوجہد میں مصروف عمل تحریکوں کے بارے میں منفی بیانات سے اس تاثر کو تقویت ملی ہے کہ یہاں سیکولر عناصر کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ اگرچہ توہین رسالت ایکٹ میں بعد از خرابیٔ بسیار طریقہ کار کی تبدیلی کا اعلان واپس لے لیا گیا ہے۔ لیکن حکومت کے ذمہ دار افراد کی طرف سے

ایسے بیانات کا سلسلہ بدستور جاری ہے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص کو مسخ کرنے اور لادینی قوتوں کی حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔ اور لگتا ہے کہ حکومت امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور نہ صرف پاکستان کے اسلامی تشخص کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ جہاد کشمیر کو ختم کرنے اور ملک کے اندر اسلامی قوتوں کو کمزور کرکے سیکولر عناصر کو تقویت پہچانے کیلئے کوشاں ہے۔

یہ بات چنداں محتاج دلائل نہیں اور اس کو کسی بھی تاویل و تشکیک سے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ ابھی کروڑوں نہیں تو لاکھوں لوگ ضرور موجود ہیں جنھوں نے تحریک پاکستان میں یہ نعرہ اپنے ہوش اور گوش سے سنا "پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالہ الااللہ" یہی وہ مقصد اور پاکیزہ وولولہ انگیز نعرہ تھا جس نے پوری ملت اسلامیہ کو قائداعظم محمد علی جناح جیسے ملک وملت کیلئے مخلص لیڈر کی قیادت میں ایک پلیٹ فارم پر جمع کردیا تھا۔ اس پلیٹ فارم پر نہ کوئی سندھی تھا نہ بلوچی' نہ کوئی پٹھان تھا نہ پنجابی' نہ کوئی سرحدی تھا نہ بنگالی' نہ کوئی بریلوی تھا نہ دیوبندی' نہ کوئی شیعہ تھا نہ سنی' نہ کوئی امیر تھا نہ غریب' نہ کوئی افسر تھا نہ ماتحت۔ سارے تفرقے مٹ گئے۔ ساری دیواریں ڈھے گئیں۔ مسلمانان برصغیر کے اس مثالی اتحاد واتفاق اور مقدس نصب العین نے بظاہر ناممکن کو ممکن بنادیا۔ اور پاکستان ایک بڑی اسلامی مملکت بن کر دنیا کے نقشے پر معرض وجود میں آیا۔ پاکستان کے اسلامی تشخص پر دو رائے نہیں ہوسکتیں۔ مسلمانان برصغیر کی لازوال قربانیاں ایک ایسی اسلامی ریاست کیلئے تھیں جس کا پورا نظام اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلا ہو۔ ریاست مدینہ منورہ کے بعد پاکستان پہلی ریاست ہے جو ایک نظریاتی مملکت اور نظریہ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔

حکومت کا بنیادی فرض ہے کہ وہ پوری قوم خصوصاً نئی نسل کو اس نظریے سے وابستہ رکھنے کیلئے تمام ممکنہ اقدامات کرے جو اس کا اساسی نظریہ ہے۔ اور جس نظریے کے تحفظ کی خاطر لاکھوں انسانوں نے قربانیاں دی ہیں۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ قومیں اپنے اساسی نظریات کی بنیاد پر ہی باقی رہتی ہیں۔ ہمارا وطن عزیز ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کی اساس اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اسلام ہی اس کی ترقی اور بقا کا ضامن ہے۔ آج دنیا کی ساری طاغوتی اور ملک دشمن طاقتیں اس فکر میں لگی ہوئی ہیں کہ پاکستانی ملت کو اس کے اساسی نظریات سے محروم کردیا جائے۔ انہیں

پاکستان کا وجود ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

پاکستانی عوام تمام سیاستدانوں خصوصاً حکومت کو دشمنان ملک وملت کی ان سازشوں کو سمجھتے ہوئے ان کے کسی بھی مالی یا سماجی جھانسے میں نہیں آنا چاہیے۔ جنرل پرویز مشرف جیسے زیرک، نڈر مجاہد اور فوجی حکمران سے یہ امر مخفی نہیں کہ امریکہ اور دوسرے غیر مسلم ممالک کی طرف زیادہ جھکاؤ اور خدا و پاکستانی عوام پر اعتماد کی بجائے ضرورت سے زیادہ ان ممالک پر بھروسہ کسی بھی حکمران کو خدا کے غضب اور برے انجام سے نہیں بچاسکتا۔ جیسا کہ ''اعلان واشنگٹن'' سابقہ حکومت کو بھاری مینڈیٹ کے باوجود نہیں بچاسکا تھا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ کی طرف جھکاؤ اور اس کی پالیسی پر عمل درآمد کے تاثر کی نفی کی جائے دوسرے معلوم رہنا چاہیے کہ دینی قوتوں خصوصاً مدارس عربیہ ودینیہ جہاں ''ضیوف اللہ'' قرآن وحدیث کی تعلیم پاتے ہیں، کے خلاف کسی مغربی طاقت کے اشارے پر محاذ آرائی کا انجام پہلوں کی طرح ''خسر الدنیا والآخرۃ'' ہوگا۔ اسی طرح پاکستان کو ''سیکولرستان'' بنانے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

سعد اللہ

مدیر مسئول